قبر کی پہلی رات

صوفی محمد اسمٰعیل صاحب

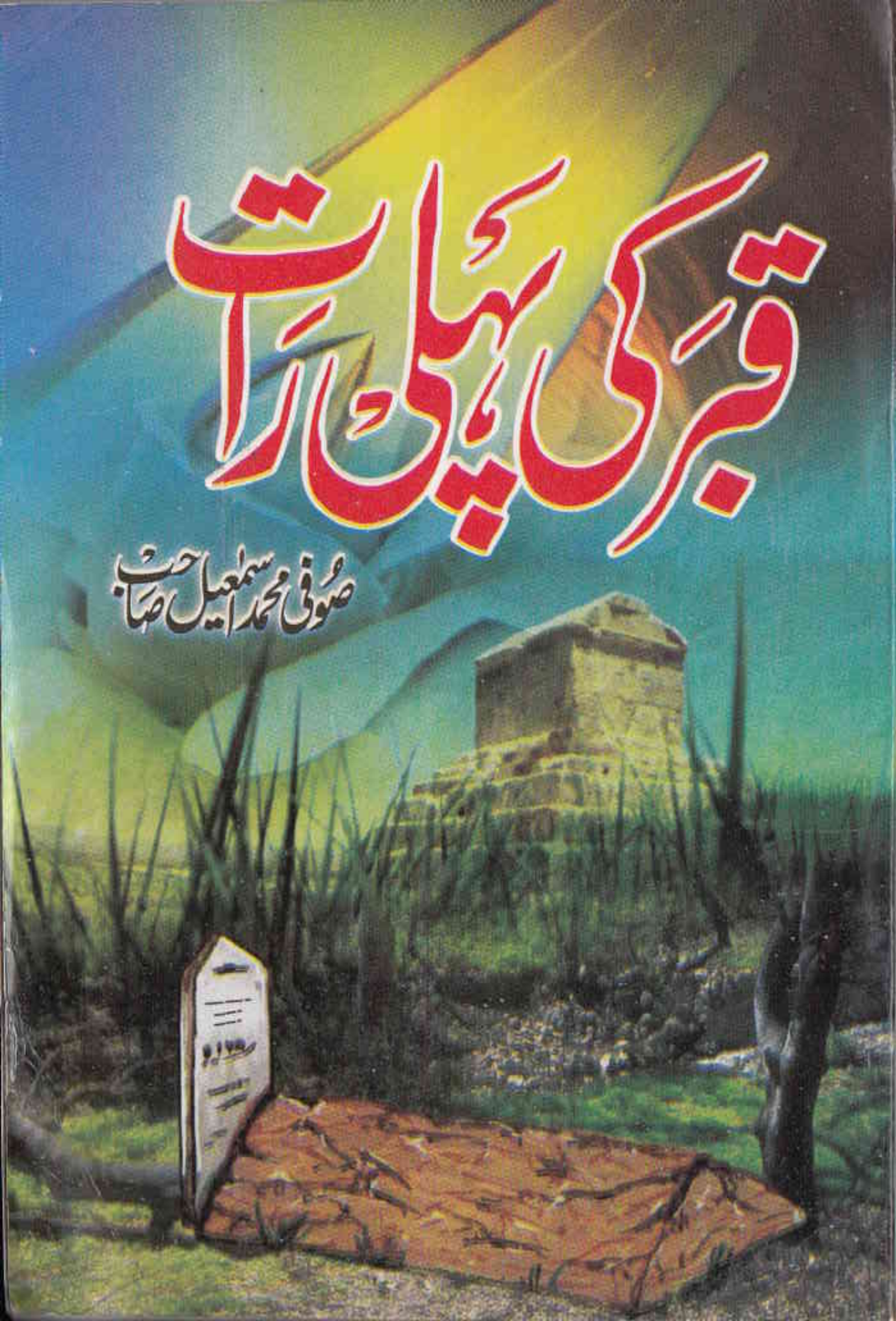

قبر کی پہلی رات

صوفی محمد اسمٰعیل صاحب
خطیب مسجد شاہی مالیر کوٹلہ

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: قبر کی پہلی رات

مصنف: صوفی محمد اسماعیل صاحب

اشاعت: ۲۰۰۸ء

تعداد: گیارہ سو (۱۱۰۰)

طابع: برائٹ پرنٹرس، دہلی

حسنین بک ڈپو

۳۱۰۳، کوچہ پنڈت، لال کنوان، دہلی-۶

فون: 011-32716748

فہرست مضامین قبر کی پہلی رات

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
عرض اور غرض		لفظِ وداع شادی کے موقع پر	
اپنی موت کی یاد میں		دلہن کا مائیوں بیٹھنا	
قبر کی رات کی پکار		حقیقی وداع	
صاحبِ قبر کی پکار		دلہن کا بناؤ سنگار	
قبر کی پکار		سچے دولہا	
ہم بھول گئے		دلہن کا ڈولہ	
نصیحتِ انجام		دلہن کی پہلی رات	
نظم		میت کی پہلی رات	
تنبیہ		موت کو یاد کرنے کا حکم	
اپنی زندگی کا جائزہ		موت کی سختی	
انسان کا انجام		نزع کی تلخی اور وقتِ آخری	
ایک دن		حکایت	
قبر کی پہلی رات		حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ	
لفظِ وداع		ملک الموت (عزرائیل)	
لفظِ وداع رمضان شریف کے موقع پر		حضرت ابراہیم علیہ السلام کا	

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
واقعہ			
نیکوں کی موت		موت کا آنا ضروری ہے	
ابلیس کا رونا		زندگی کیا ہے ؟	
رُوح نکلنے کے بعد		موت ہر جگہ ہر حال میں آتی ہے۔	
مرنے کے بعد		موت کو یاد رکھنا	
قبر میں نیک اعمال کی ہمدردی		واقعات	
قبر میں سوالاتِ منکر نکیر		موت کو یاد کرنے کا طریقہ	
امتحانِ قبر کے جوابات		انسان کی آخری آرامگاہ	
اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنیوالے کی موت		ثابت بنانیؒ کا واقعہ	
نافرمان کی قبر میں پیشی		واقعات	
نظم روانگی دنیا سے		حضرت حبیب عجمی کا واقعہ	
موت کا ذائقہ		آخر کلام اور دُعا	
نظم اور ذکر موت		مُناجات بارگاہِ الٰہی	
موت کسی کا لحاظ پاس نہیں کرتی		مراقبہ موت	
حضرت فاطمہؓ کا جنازہ		عبرت نامہ	
		نصیحت الغافلین نظم پنجابی	

عرضِ ناشر

قبر کی پہلی رات

"قبر کی پہلی رات" دردِ دل رکھنے والے صوفی باصفا عالم باعمل سالکِ سِلسلہ عالیہ مجددیہ صوفی محمد اسمٰعیلؒ سابق امام مسجد شاہی مالیر کوٹلہ (انڈیا) کی تالیف ہے، جس میں آپ نے نہایت ہی خلوص اور نیک جذبات کے ساتھ فکرِ آخرت کیطرف عام مسلمانوں کو توجہ دلائی ہے۔ کتاب کیا ہے نصیحتوں کا ایک دفتر ہے۔ حکایات و واقعات کا ایک مؤثر ذخیرہ ہے جس میں آپ نے قرآنی آیات، احادیثِ رسولؐ، احوال صحابہ کرامؓ اور اقوال بزرگانِ دینؒ کے ذریعہ فکرِ عقبیٰ کا سبق دیا ہے اقوالِ زرّین کا یہ مجموعہ کئی بار ادارہ شانِ اسلام کی طرف سے طبع ہو کر قبولیتِ عام حاصل کر چکا ہے۔ اللہ کریم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں مؤلف کو اجرِ جزیل اور سب مسلمانوں کو عملِ صمیم کی توفیق بخشے۔ آمین

مخلص: محمد عبد الرشید قاسمی

عرض اور غرض

بھائیو! یہ کتاب قبر کی پہلی رات جو انتھک محنت کے بعد آپ کی خدمت میں پیش کی گئی ہے، جو اب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس کے عرضِ حال لکھنے کی چنداں ضرورت نہیں، بلکہ یہ پوری کتاب ہی عرضِ حال پر مشتمل ہے۔ جس کے لکھنے اور چھاپنے کی غرض صرف آپ کی خدمت، خیر خواہی اور ہمدردی ہے۔ جس کا شاہد اور گواہ خدا کافی ہے۔ نہ کہ دنیا کمانے اور کھانے کے لئے اسے لکھا اور چھاپا گیا۔ اللہ پاک ایسے فاسد خیال اور بُری نیت سے محفوظ رکھے۔ آمین

اسے صرف اپنی نجات اور ایصالِ ثواب اور آپ کی بھلائی اور خیر خواہی سمجھ کر لکھا ہے۔ لہٰذا میرے دوستو! دنیا کی نعمتوں کے نشہ میں پھنس کر دھوکہ میں نہ پڑو۔ عمر ختم ہوتی جا رہی ہے۔ اور یہ سب نعمتیں ختم ہو جائیں گی۔ جب تم کوئی جنازہ لیکر قبرستان جایا کرو تو یہ سوچتے رہا کرو، کہ ہمارا بھی ایک دن اسی طرح جنازہ اُٹھایا جائے گا۔

بس آپ سے یہی عرض ہے غرض ہے کہ اس میں جو کچھ بھی درج ہے اس کو غور سے پڑھئے اور پھر عمل کیجئے۔ اور اس عاجز کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھئے۔

فَیَارَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ۝

خادم محمد اسمٰعیل امام مسجد شاہی مالیر کوٹلہ

ذی الحجہ ۱۳۹۰ھ

اپنی مَوت کی یاد میں

دنیائے فانی سے

سفرِ آخرت

کی

پہلی منزل

قبر کی پہلی رات

یا

آخرت کا دروازہ

۵ کہاں سُلیمان، کہاں سکندر، کہاں ہیں جم اور کہاں ہیں دارا
یہ سب کے سب ننھے خاک کے پُتلے بگاڑ ڈالے بنا بنا کر
مسافرانِ راہِ عدم کو یہ کیسی نیند آگئی الٰہی!
کہ جب کے سوئے نہ پھر سے چونکے تھکے ہم اُن کو جگا جگا کر

قبر کی رات کی پکار

مجھے ضرور پڑھتے جانا

آپ تنہائی میں بیٹھ کر کم سے کم ایک مرتبہ اوّل سے آخر تک ضرور پڑھئے۔ میرے پیش آنے سے پہلے مجھ سے ضرور واقف ہو جائیے۔

میں وہ رات ہوں، جو ہر ایک کو پیش آتی ہوں اور عنقریب تم سب کو پیش آکر رہوں گی۔ ....

اور میں نے تم کو اپنے آنے کی اطلاع سے باخبر کر دیا ہے۔ میں خاک کے نیچے سخت اندھیری رات ہوں۔ پھر میرے اندر آکر یوں نہ کہنا، مجھے معلوم نہ تھا۔ ہائے میں بھول گیا، ہائے میری توبہ ؟

یاد رکھو! پھر اس چیخنے چلانے اور رونے دھونے سے کچھ کام نہ چلے گا۔ بلکہ تجھے سخت عذاب اور مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اگر روشنی چاہتا ہے تو چراغ لیکر آنا ... اور یاد رکھ!

وہ چراغ جلتا ہے پانچ وقتہ نماز، تہجد کی نماز، قرآن مجید کی تلاوت، اعمالِ صالحہ، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی پوری پوری فرمانبرداری اور اپنے نفس کی مخالفت کرنے سے۔

کر زمیں کے نیچے جانے کی بھی فکر ٭ اونچے اونچے یاں تو بنوائے محل
روشنیٔ قبر کا سامان کر ٭ کام جو کرنے ہیں کر لے آج کل

صاحبِ قبر کی پکار

آئے تھے چمن میں ترے سیرِ گلشن کر چلے ٭ سنبھال مالی باغ اپنا ہم تو اپنے گھر چلے
او راہ جانے والے کچھ پڑھ کے بخش جانا ٭ اگر ہو خیال تم کو اس میری بے کسی کا
ہو کبھی جس کا گزر اس بستیٔ خاموش سے ٭ میری قبر پر بھی آکے پڑھ کے جائے فاتحہ
فی سبیل اللہ کرم اتنا تو کرتے جائیے ٭ فاتحہ ناچیز کی تربت پہ پڑھتے جائیے

فاتحہ مرقدِ ویراں پہ بھی پڑھتے جائیے ٭ کہہ دو کہ جو ہیں اس راہ سے گزرنے والے
فاتحہ تربت پہ میری پڑھتے جائیں ٭ میرے محسن جو ہیں اس راہ سے گزرنے والے

قبر کی پکار

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قبر پر کوئی ایسا دن نہیں گزرتا جس دن وہ یہ اعلان نہیں کرتی کہ اے آدم کے بیٹے! تُو مجھے بھول گیا۔

میں تنہائی کا گھر ہوں، میں وحشت کا گھر ہوں۔ میں تنگی کا گھر ہوں، کیڑوں کا گھر ہوں

آپ نے ارشاد فرمایا کہ ....

جب مردے کو قبر میں دفن کرتے ہیں تو قبر سے یہ آواز آتی ہے کہ اے شخص تو کتنا غافل اور بے فکر تھا کہ تو میرے سینے کو ساری عمر بڑی بے دردی سے روندتا رہا — حالانکہ تو جانتا تھا کہ تیری آخری منزل میں ہوں — اور میرے اندر کیڑوں کی پناہ گاہیں ہیں۔ میں رنج و تکلیف کی جگہ ہوں۔ میں وہ ہیبت ناک جگہ اور مقام ہوں کہ جہاں صرف اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔ لیکن افسوس کہ تو نے کبھی نہ سوچا۔ اور یاد رکھو!

قبر کہتی ہے کہ میں ان مرنے والوں کے کفن پھاڑ دیتی ہوں۔ بدن کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی ہوں۔ خون سارا چوس لیتی ہوں، گوشت کھا لیتی ہوں۔ اور آدمی کے جوڑ جوڑ جدا کر دیتی ہوں۔

ہم بھول گئے

اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے ہم اپنی اصل کو آخری منزل کو بھول گئے۔ ہم اپنے خالق و مالک کو بھول گئے۔

ہم اپنے دنیا میں آنے کا مقصد بھول گئے۔

ہم اپنی موت و قبر کو بھول گئے۔

ہم اپنے اوپر نزع وجانکندن کے آنیوالے وقت کو بھول گئے۔
ہم قبر میں منکر نکیر کے سوالات اور وہاں کی بےبسی اور قبر کی تنگی وتاریکی کو بھول گئے۔
ہم پلصراط پر سے گزرنے کو بھول گئے۔
ہم دوزخ کے عذاب کا خوف وخطر بھول گئے۔
ہم اپنے خدا تعالیٰ کی حضوری میں کھڑا ہونے اور اپنی پیشی کو بھول گئے۔
ہم آخرت اور وہاں کے حساب وکتاب کو بھول گئے — حد یہ ہے کہ
ہم اپنی دنیا اور دنیا کے مال، خیال اور کاروبار کے علاوہ سبھی کچھ بھول گئے۔

ہم دنیا کی اور مال جمع کرنے کی دلدل میں پھنس گئے۔ اور دنیا ہماری طبیعت اور رگ رگ میں رچ بس گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا ہماری آباد — اور ہماری آخرت برباد۔ اس لئے ہم کو اب آبادی سے ویرانے اور اُجڑے ہوئے میں جانا پسند نہیں۔ اور موت سے ہم کو نفرت ہے۔ اسلئے کہ وہاں جانے کیلئے ہم نے کوئی تیاری نہیں کی۔

یاد رکھئے!

موت اور قبر سے ڈرتا ہے، اللہ تعالیٰ کی ہر نافرمانی کرنے والا۔ کیونکہ اللہ سے ملنا اسے پسند نہیں ہوتا۔

نصیحتِ انجام

اے وہ شخص جو رنگ رنگینیوں اور عیش وعشرت میں پڑا ہوا خدا کی یاد اور اپنے آخری انجام سے غافل ہے۔
کبھی اپنے عزیز واقارب، رشتہ دار ودوست یار کی موت کا نقشہ یاد کر کے سوچ وہ کس طرح مرے اور پھر کس طرح اُن کے جنازہ کو چارپائی پر لیجا کر مٹی کے نیچے دبا دیا گیا۔ جو کل بڑی شان وشوکت اور بن سنور کر کوٹھیوں اور محلوں چوباروں میں رہا کرتے تھے۔ ہائے

تم نے ان پر کچھ بھی ترس نہ کھایا اور تم کو ذرا رحم نہ آیا۔ جو کل تمہارے اوپر جان دیتے اور جی جان لٹاتے تھے تم نے ان پر اپنے ہاتھوں مٹی ڈالدی۔ اب مٹی نے ان کی شکل صورت کا کیا حال کر دیا ہوگا۔ اُن کے بدن کو ٹکڑے ٹکڑے اور الگ کر دیا ہوگا۔ کس طرح سے وہ اپنے بیوی بچوں کو یتیم اپنے بہن بھائیوں اور رشتہ داروں کو روتا ہوا چھوڑ کر چلے گئے۔ ان کا مال، ان کے طرح طرح کے کپڑے اور ان کا سب سامان یہیں پڑا اور دھرا رہ گیا۔ ہائے اُن کے ساتھ کچھ نہ گیا۔ اور نہ ہی اُن کے وارثوں نے اُن کے پاس چھوڑا۔ مرتے ہی ان کے سب کپڑے اُتار لئے گئے۔ ان کی گھڑی اور ان کی انگوٹھی تک اُتار لی گئی۔ ان کے سب خزانوں پر قبضہ کر لیا۔ ان کو بالکل برہنہ اور ننگا کر کے کفن میں لپیٹ کر دُور ویران جنگل میں لیجا کر سینکڑوں من مٹی کے نیچے دبا دیا اور آج تک پھر ان کی کسی نے خبر تک نہ لی کہ کون تھا اور کیا ہوا یا ہمارا اس کے ساتھ کیا واسطہ تھا۔

یاد رکھ: بھولے ہوئے اور غفلت بھرے یہی حشر ایک دن عنقریب یا دیر سے تیرا بھی ہونے والا ہے۔ یہ نخوت وتکبر اور تیرا کرّ وفر سب خاک میں مل جائے گا۔ تیری قبر پر پھر کوئی نہ آئے گا۔ زمین میں دبا پڑا ہوگا پھر نہ اٹھ سکے گا۔ تیری قبر پر گھاس اور جھاڑ ہوں گے اور تجھ پر جانور چرتے پھریں گے کیسے کیسے خبیث لوگ تیری قبر پر سے ہو گزریں گے بعض پیدل ہوں گے اور بعض بدبخت سائیکل پر ہی سے نہ اُتریں گے اور بعض بدترین پیشاب تک کرنے سے گریز نہ کریں گے۔
اور بڑی ٹھاٹھ باٹھ والے، تصاویر اور فوٹو کے عاشق اور لیڈر مین اور کرزن فیشن پسند کرنے والے۔ اور بدبخت اور بدقسمت دین اسلام سے نفرت کرنے اور اس

میں نکتہ چینیاں کرنے والے، کہتا ہے کہ دین اسلام پُرانا ہو چکا۔ اور زیاکت کے پتلے! جو نرم نرم بستروں پر پڑا ساری ساری رات مزے لے لے کر سوتا ہے کہ خدا کی بلاوے اُس کی پکار سے غافل ہوتا ہے اور خاک کے بستر کو بھلا دینے والے! اپنے گریبان میں منہ ڈال کے سوچ کہ جن کو تو آج جنگل میں تنہا چھوڑ کر مٹی کے نیچے دبا کر آیا ہے وہ کس طرح سے مجلسوں میں بیٹھ کر قہقہے لگاتے اور ہنسا کرتے تھے اور دوسروں کا مذاق اڑایا کرتے تھے، آج وہ قبروں میں خاموش پڑے ہیں۔ کس طرح دنیا کے لذت و آرام میں مشغول تھے۔ آج مٹی میں پڑے ہیں۔

کیسا انہوں نے موت کو بھلا رکھا تھا۔ آج اُس کا شکار اور لقمہ بن گئے۔

کس طرح سے شباب و جوانی کے نشہ میں چُور اور مغرور تھے۔ ہائے آج اُن کا کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔

کیسے دنیا کے دھندوں میں ہر وقت مشغول رہتے تھے۔ آہ! وہ لوگ کہ دن رات اور صبح و شام اُن کو چین و سکون اور صبر نہ تھا۔ آہ آج ہاتھ الگ پڑا ہے پاؤں الگ پڑا ہے۔ کان! جن کو ریڈیو اور گانا سُننے سے فرصت نہ تھی اور خدا کی بات سُننے کو تیار نہ تھے الگ الگ پڑے ہیں۔ آنکھیں (جن کو ٹیلی ویژن اور اپنے معشوق و محبوب کی طرف دیکھنے سے فرصت ہی نہ ملتی تھی) آج باہر نکلی پڑی ہیں۔ زبان کو کیڑے چمٹ رہے ہیں، جس کو پان کھانے سگریٹ پینے چغلی غیبت کرنے اور گانے بجانے کے علاوہ کوئی کام ہی نہ تھا آج کیڑوں نے کھا چاٹ کر کیا حال کر دیا ہے۔ بدن میں کیڑے پڑ گئے جس کو بناؤ سنگار اور نہانے دھونے چمکانے اور خوشبوؤں سے بسانے اور اپنے آپ کو موٹا تازہ صاف ستھرا کرنے کے علاوہ کچھ اور اپنا اہم نہ گنتا تھا۔

کیسا کھل کھلا کر ہنستے تھے۔ آج دانت گرے پڑے ہیں۔ کیسی کیسی تدبیریں سوچا کرتے تھے۔ برسوں کے انتظام سوچتے تھے، حالانکہ موت سر پر سوار تھی۔ مرنے کا دن قریب تھا، مگر انہیں معلوم ہی نہ تھا کہ میرے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔ آج رات نرم بستر پر نہیں بلکہ قبر میں خاک کے بستر پر ہو نگا۔ کیا تو نے کہیں ایسا دیکھا اور سُنا نہیں ہے؟ پس یاد رکھ! دنیا کے غافل! کہ یہی تیرا حال بھی ہونے والا ہے۔ آج اتنے انتظامات کر رہا ہے لمبی لمبی سکیمیں اور تدبیریں سوچتا ہے کل کی خبر نہیں کیا ہوگا۔ کہاں تیری یہ تدبیریں ہونگی اور کہاں تُو ہوگا۔ نہ معلوم کل کس جھاڑ کے نیچے دبا پڑا ہوگا ؎

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں ٭ سامان سو برس کا پل کی خبر نہیں

پس یاد رکھ اے غافل! میری نصیحت کو پلے باندھ لے اس آنے والے منظر اور نقشہ کو ہر وقت اپنی آنکھوں کے سامنے رکھ کر یہ کوئی ناول، افسانہ یا کہانی یا قصہ گوئی یا کوئی اخبار رسالہ نہیں ہے بلکہ یہ تیری ہستی کا ایکسرے اور فوٹو ہے۔ اور تجھے رونا ہو تو اسے دیکھ کر اور یاد کرکے رو لے۔ اگر تو اب بھی نہ سمجھے تو یہ تیرا بڑا بھاری قصور ہے۔

غزل اشعار پنجابی

اے دل کدے تک ویکھیں توں ایہہ تازیاں باغ بہاراں
آ قبراں وَل ویکھ کدی تے حال پیاریاں یاراں
خاک لوڑنے قبراں اندر تن مَن کفن او نہاندے
پُر پُر سُرمے دانی وانگوں مٹی وچہ ہڈاں دے

اکو آپ علیحدہ ہو گئے جوڑ بدن دے سارے — مٹی نال ہوئے رل مٹی سر منہ نین پیارے
پاسے پرنے پئے قبر وچہ نازکاں دن والے — سوہنے بستر سرخ اُنہاندے رل بیٹھے سپ کالے
چھپے چھپے محبوب پیارے گل رخسار جتیرے — پیلے ہو گئے کیسر وانگوں موت جدوں آگھیرے
اس دن دا کجھ خوف تے مینوں جس دن قبریں جانا — اِک اکلا چھڈ کر آون بیلی ساتھی سارے
نہ کر ظلم غریباں اُتے دُکھ نہ دیہہ غریباں — کی جواب کریں گا جاکے صاحب دے دربارے
نہ کر غفلت نہ کر غفلت کر توبہ کر توبہ — کراں نصیحت تیرے تائیں سن اللہ دے تارے

نظم

(دنیا سے جانے والے دن کی یاد میں)

عزیزو عالمِ فانی سے جب اپنا گزر ہو گا — نکل اس ملک سے زیرِ زمیں جنگل میں گھر ہو گا
اندھیر آتنگ وہ گھر ہے تکیہ اور نہ بستر ہے — مکانِ پُرخطر ہو گا نہ آنگن اور نہ در ہو گا
مجھے ہے خوف اس دن کا نہ جانوں کونسا دن ہے — کہ جس دن یہ زمین و آسمان زیر و زبر ہو گا
نہ جانیں ہم کسی کو اور نہ کوئی ہم کو ہی جانے — نہ کچھ پہچان حاکم سے، کہو کیونکر گزر ہو گا

تنبیہ

اے غفلت بھرے انسان!

جو رات دن، صبح و شام اور ہر ماہ و سال حتیٰ کہ تمام عمر سے اس دنیائے فانی و بے وفا کی دلدل میں پھنسا ہے اور کبھی بھولے بسرے سے بھی اپنے مالک و خالق و آقا اور مولا کو اور اپنی موت کو یاد کرتا۔ اس بات کو یاد رکھ! کہ ہر رات و دن موت کے قریب ہو رہا ہے۔ اور اپنے قدموں کو (بڑی تیزی کے ساتھ) اپنی گور کی طرف لے جا رہا ہے۔ تیرا اجل پک چکا ہے تیرے پھولوں کی کلی مرجھانے والی ہے۔ تیری صبح و شام گزرنے

والی ہے۔ تیری امیدیں ختم ہونے والی ہیں۔ تیری اجل بالکل قریب آچکی ہے ....
آج جن کو تو اپنا ساتھی سمجھ رہا ہے جن کے ساتھ تو اپنا دل بہلا رہا ہے۔ یہ تیرے کچھ کام نہ آئیں گے اور نہ تجھے کچھ نفع نہ دیں گے۔ یہ کل تجھے اپنے کندھوں پر اُٹھا لے جائیں گے۔ اور تجھ اکیلے کو اندھیری قبر میں چھوڑ آئیں گے۔ جہاں تیرا نہ کوئی ساتھی اور نہ کوئی مہربان ہو گا۔
اسلئے آج اس دن کیلئے تنہائی میں بیٹھ کر رو، دنیا کی حرص و طمع کی نہیں بلکہ اپنی قبر و حشر میں نجات کی سوچ۔ لہٰذا آج وقت ہے کچھ سوچنے کا اور کرنے کا نہ کہ کل!

اپنی زندگی کا جائزہ

اے دنیا کے اسباب اور زینت پر مر مٹنے والے انسان سن غور سے اپنی آنے والی کہانی۔

آہ - اے غافل!

۱- تو نے غفلت میں عمر برباد کر دی۔ اُٹھ جاگ جلدی ہوش کر اپنے گناہوں کی تلافی کر۔ کہ آج بھی تجھے مہلت نصیب ہے۔

۲- جو وقت ہاتھ سے نکل گیا اس پر آنسو بہا۔ اور اپنی پچھلی زندگی پر شرمندگی و ندامت کے ساتھ توبہ کر۔

۳- اب بھی کمر باندھ کر اعمالِ صالحہ کرنے کی کوشش کر۔ کیونکہ محنت کرنے میں کامیابی ہے۔ اور غفلت و سستی کا انجام بدبختی اور محرومی ہے۔

۴- تیری کامیابی محل مکان بنانے، دنیا کا ساز و سامان اکٹھا کرنے، عیاری و مکاری و چالاکی و ہوشیاری کے ساتھ بہت سا مال و دولت جمع کرنے میں نہیں ہے۔ بلکہ تیری اصل کامیابی اللہ و رسول کے احکام کی پوری فرمانبرداری کرنے، اپنی موت کو یاد رکھنے، قبر و آخرت کی

زندگی بنانے میں ہے .... لہٰذا تو دنیا میں اس طرح سے رہ جس طرح سے ایک مسافر رہتا ہے کہ وہ راستہ چلتا ہوا زیادہ بکھیڑا نہیں کرتا۔

۵ ۔ ہمیشہ رہنے کی جگہ تو صرف آخرت ہے۔ اور دنیا کا قیام بہت تھوڑا وقت مقررہ تک ہے۔ اور اصل کامیابی تو آخرت کی کامیابی ہے۔ جس کو آخرت کی کامیابی نصیب ہوگی تو وہ اپنی مراد کو پہنچ گیا۔

۶ ۔ دنیا میں آج تک جتنے بھی لوگ آئے وہ سب یکے بعد دیگرے اپنی منزل کی طرف کوچ کر گئے۔ یاد رکھ تو بھی اسی طرح سے ایک دن کوچ کر جائے گا۔

۷ ۔ یہاں کتنے آئے اور کتنے چلے گئے۔ مگر افسوس کہ تجھ کو کچھ عبرت ونصیحت حاصل نہ ہوئی۔ اس دنیا میں جو بھی آیا کوچ کرنے کو آیا ؎

دفن خود صدہا کیے زیرِ زمیں — پھر بھی مرنے کا نہیں حق الیقین
تجھ سے بڑھ کر بھی کوئی غافل نہیں — کچھ تو عبرت چاہیے اے نفسِ لعیں

۸ ۔ جب تجھے وہ حادثہ موت کا پیش آئے گا، جس کو کوئی ٹال نہیں سکتا، تو مال و دولت اور نوکر و خادم تیرے کوئی بھی کام نہ آئیں گے۔

۹ ۔ اس وقت ڈاکٹر، حکیم، دوست و رشتہ دار اور سب گھر والے تجھے بچانے کی تدبیریں ختم کر کے مایوس ہو جائیں گے اور تیرے پاس سے اٹھ کھڑے ہوں گے۔

۱۰ ۔ تجھ پر نزع (جانکندن) کا عالم ہوگا کوئی تیرے منہ میں چمچے سے پانی پلائے گا۔ کوئی سورۂ یٰسین سنائے گا۔

۱۱ ۔ تیرا دم نکل جانے کے بعد تیرے جسم سے لباسِ فاخرہ اتار کر تجھے کفن کی چادروں میں لپیٹ دیں گے۔

۱۲ ۔ تجھے زمین کی تہہ میں اکیلے کو چھوڑ دیں گے اور نظروں سے اوجھل کر دیں گے۔

۱۳ ۔ کوئی کہے گا بڑا اچھا باپ تھا۔ کوئی کہے گا بڑا اچھا دوست تھا۔ کوئی کہے گا بڑا نیک تھا۔

۱۴ ۔ کوئی کہے گا اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔ کوئی کہے گا دنیا میں بڑی اچھی گزار گیا۔ اچھا وقت پورا کر گیا۔

۱۵ ۔ مگر یاد رکھیے کہ اس زبانی جمع خرچ کے بعد انہیں یہ بھی خبر نہ ہوگی .... کہ کون چلا گیا کون ہم سے رخصت ہو گیا اس کا کچھ خیال نہ ہوگا۔ صرف ان کی ساری توجہ مال و جائداد کے تقسیم کرنے اور آپس میں بانٹنے اور لڑنے مرنے پر لگی ہوگی۔

۱۶ ۔ تیرے مال کی تقسیم کی کمی بیشی کی وجہ سے وہ ایک دوسرے سے اپنا زیادہ حق جتلانے پر مقدمہ بازی کریں گے۔ اسی بلا میں وہ برسوں گرفتار اور مبتلا رہیں گے۔ اور پھر کوئی جیت گیا اور کوئی ہار گیا۔ انجام یہ کہ لڑائی جھگڑے اور مقدمہ بازی کے بعد آپس کے ایک دوسرے سے تعلقات بھی ختم اور اسی حال میں اس دنیائے بے وفا سے ان کا بھی کوچ ہوگا۔

۱۷ ۔ اور پھر وہ بہت جلد پیٹ کے دھندے میں لگ جائیں گے اور اپنی دنیا میں مشغول ہو جائیں گے۔ اور وہ تجھے بھولے سے بھی تنہائی و ظاہری

میں یاد نہیں کریں گے۔

۱۸۔ ارے غافل! جو کہ دھوکہ میں پڑا ہوا ہے۔
ان کی دوستی سے دھوکہ نہ کھا۔ سب سے اچھا دوست اور ساتھی تیرا نیک عمل ہے۔

۱۹۔ دن گزر رہے ہیں۔ اور قبر مُنہ پھاڑے ہوئے ہے۔ موت سر پہ چیل و باز کی طرح چکر لگا رہی ہے۔ عزرائیل رُوح قبض کرنے کے لئے تاک میں ہے۔ حالات بدل رہے ہیں، ہولناک واقعات پیش آنے کو ہیں تنگ و تلخ اور دشوار گھاٹیاں گزرنے کو ہیں۔ لیکن تیری غفلت اور بے پرواہی کا یہ عالم ہے کہ تجھے کچھ خبر ہی نہیں کہ کل کیا ہونے والا ہے، مال و دولت کے جمع کرنے کی فکر میں ہے کہیں چار یاروں سے ہنسی دل لگی کر رہا ہے اور قہقہے لگا کر ہنس رہا ہے کہیں ٹھگی، چور بازاری اور بدمعاشی و عیاشی کر رہا ہے۔ تو ایسے بے دھڑک چل رہا ہے ارے یہ کیا غضب کر رہا ہے؟ کیوں تو مال و دولت اور جوانی و صحت، طاقت و توانائی کے نشہ میں چُور ہے؟ آخر یہ غفلت کیوں ہے؟ یہ سستی ولاپرواہی اور بے زاری کب تک رہے گی؟

۲۰۔ ایسے گھر پر کیا رونا اور فریاد کرنا، جو خالی ہو گیا اور جس کے نشان مٹ گئے۔ ان یادگاروں اور کھنڈروں پر نوحہ و بُکا اور واوَیلا کیسا؟

۲۱۔ جب بچپن کا دور گزر چکا، تو پھر یہ بچپنا کیسا؟ غزل گوئی و افسانہ بازی کا وقت بیت گیا۔ تو پھر یہ شعر و شاعری کیسی؟

۲۲۔ پچاس ۵۰ کی عمر ہو چکی۔ تو پھر کھیل و کود کا کیا مطلب؟ سر سفید ہو چکا تو پھر اس کھیل تماشہ کے کیا معنے؟ کیا خوب کہا ہے:

ع کالیاں تھیں ہُن گئے آئے موت سُنیہا آیا

۲۳۔ لیلےٰ مجنوں کے وصال، اُن کے ہجر و فراق اور عشق و محبّت کے تذکروں کو اب جانے دے۔

۲۴۔ یہ دوستانِ بے وفا خواہ کتنا ہی خلوص و محبّت جتائیں کتنا ہی تجھ پر پروانہ وار نثار ہوں، خدا کی قسم یہ کسی طرح بھی کھوٹ سے خالی نہیں۔

۲۵۔ یاد رکھ! حسینوں، نازنینوں کی محبّت سراسر بدنصیبی و ندامت ہے۔ تیرا یہ ہر روز صبح و شام کا بننا سنورنا، ناچ گانا اور ہمنشینوں کے ساتھ دن رات کھاتے پیتے، عیش و عشرت کی رنگ رلیاں منانا، شراب کباب کے نشہ میں بدمست اور مدہوش رہنے کا انجام سوائے آخرت کی ذلّت و رسوائی کے اور کیا ہے؟

۲۶۔ اب بھی وقت ہے۔ میرا کہنا مان جا کہ ..... ہر محبوب کی محبّت سے بیزار اور دستبردار ہو کر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلّم سے رشتہ محبّت و اُلفت کا جوڑ لے اور دل و جان سے ہر کام میں ان کی پوری پوری فرمانبرداری اور اطاعت گزاری کر۔ اور اسی پہ اپنی نجات کا بھروسہ و اُمید رکھ!

۲۷۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی محبّت و تابعداری کا ہونا

عزّت و کامیابی اور علامت ایمان ہے۔ لہٰذا اس کی تکمیل کر۔ کیونکہ آپ کی محبّت وہ مضبوط حلقہ اور رشتہ ہے جو کبھی ٹوٹ نہیں سکتا۔

۲۸ - حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کی محبت انسان کے لئے دین و دُنیا میں عزّت قبر میں سامانِ اُنسیت اور آخرت کا بہترین ذریعہ اور توشہ ہے۔

۲۹ - اس مولائے کریم اور ربّ رحیم کا احسان سمجھ اور شکر ادا کر جس نے تجھے ان کا اُمتی بنایا اور ان کے ذریعہ سے تجھے ایمان بخشا۔

۳۰ - جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کا یہ احسان سمجھو کہ جس نے فرمایا، آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے اس کو محبت ہوگی۔ یہ سچا وعدہ ہے جس میں کوئی شک و شبہ نہیں، اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔

۳۱ - الٰہی مجھے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی سچی محبّت اور اُن کی سچی فرمانبرداری نصیب فرما۔ اُن کے نقشِ قدم پر چلا۔ اُن کی شفاعت نصیب فرما میں ان کی شفاعت کا اُمید وار ہوں۔ کیونکہ مُحبّ کو اپنے محبوب سے پوری اُمید ہوتی ہے۔ اے اللہ، رسول اللہ علیہ وسلّم پر اپنی رحمت و درود وسلام نازل فرما۔ اور مجھے بھی دن رات حضورِ پُرنور پر درُود بھیجنے کی توفیق عطاء۔ اور میرے اس شغل میں برکت عطا فرما آمین یَا اِلٰہَ العٰلَمِیْنَ

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰى نَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ

انسان کا انجام

۱ - ہائے میری غفلت و کوتاہی کہ میں ساری عمر اللہ و رسول کے احکام سے پہلوتہی کرتا رہا۔ اس کی بات ماننے سے جی چراتا رہا میں نے ہمیشہ اپنی دنیا اور دنیا والوں، رشتہ داروں اور دوست یاروں کو مقدم جانا۔ اور دین کو جو خدا و رسول کا حکم تھا، کمتر جانا پیٹھ پیچھے ڈالے رکھا۔ وائے میں نے یہ کیا کیا؟ کہ اسی نافرمانی کی حالت میں دنیا سے جانے اور رخصت ہونے کا وقت سر پر آپہنچا۔ کہ میرا سفر ان دیکھے راستوں کا ہے۔ میرے سفر کا سامان منزل تک پہنچنے کے لئے کافی نہیں۔ میرے میں نہ اب طاقت ہے نہ قوت۔ اور موت ہر دن میری تلاش میں ہے۔

۲ - میرے سرا نتنے گناہوں کا انبار ہے کہ جن کی مجھے خود بھی خبر اور علم نہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ اُن کے کھُلے چھُپے سے خوب واقف ہے۔ میرے چھوٹے بڑے گناہ سب خدا تعالیٰ کے پاس درج ہیں۔

۳ - اللہ تعالیٰ کس قدر حلیم ہے کہ میرے ان گناہوں اور سیاہ کاریوں کے باوجود مجھے مہلت دے رہا ہے اور میں ایسا ظالم ہوں کہ پھر بھی اپنی جان پر ظلم کئے جا رہا ہوں اور لگاتار گناہوں میں مبتلا

اور وہ پھر بھی میری پردہ پوشی فرما رہا ہے۔ صد حیف ہے مجھ پر۔

۴۔ آہ! میں وہی ہوں کہ گناہ کرتے ہوئے مکان کے دروازے اچھی طرح بند کر لیتا ہوں۔ حالانکہ اللہ پاک کی آنکھ مجھے تب بھی دیکھ رہی ہوتی ہے۔ افسوس میں نے زمین والوں سے پردہ کیا اور آسمان والوں سے شرم نہ کی۔ الٰہی میرے حال پر رحم فرما۔

۵۔ آہ! کتنی لغزشیں غفلت میں سرزد ہو کر داستانِ ماضی اور قصۂ پارینہ بن گئیں —— اور کتنی حسرتیں دل میں اٹک کر میرے لئے آتشِ سوزاں بن گئیں۔

۶۔ مجھے چھوڑ دو! کہ میں اپنے نفس پر نوحہ کروں، اور بقایا زندگی فکر و غم میں بسر کروں۔ وَاحَسْرَتَا وَاحَسْرَتَا۔

۷۔ اب وہ دن آنے کو ہے۔ وہ منظر اور وقت میری آنکھوں کے سامنے ہے کہ میں ایک دن بسترِ مرگ پر اپنے اہل و عیال کے درمیان بے جان پڑا ہوا ہوں گا۔ اور اُن کے ہاتھ مجھے کروٹیں دیتے ہوں گے۔

۸۔ آہ! وہ منظر بھی کیا ہوگا۔ جب میرے گرد نوحہ گروں اور رونے والوں کی بھیڑ ہوگی۔ میری موت کا اعلان ہو رہا ہوگا۔ مجھے مرگیا، اور میّت کہہ کر پکارا جا رہا ہوگا۔

۹۔ میرے علاج معالجہ کے لئے حکیم و ڈاکٹر کو لایا جائے گا۔ لیکن آج طبیب و ڈاکٹر کی چارہ گری میرے کسی کام نہ آئے گی۔

۱۰۔ نزع کے وقت میری رُوح نکل جائے گی۔ اور غرغرہ کے وقت مُنہ کا تھوک بھی تلخ ہو جائے گا۔

۱۱۔ لیجیے رُوح نکال لی گئی۔ اور میرا جسم اہل و عیال گھر والوں کے درمیان بے حِس و حرکت پڑا ہے۔ اور اُن کے ہاتھ مجھے اُلٹ پلٹ رہے ہیں۔ اور اُن کی آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں۔

۱۲۔ گھر کے لوگوں نے میری آنکھیں بند کر دیں اور جبڑوں پر کپڑا باندھ دیا اور افسوس و غم کے بعد جا کر فوراً کفن خریدنے لگے۔ اور کسی کو میری قبر کھودنے کے لئے بھیج دیا گیا۔

۱۳۔ جو شخص مجھے سب سے زیادہ محبوب تھا وہ بڑی جلدی سے غسل دینے والے کو بُلا کر لایا۔ تاکہ وہ مجھے آکر غسل دے۔

۱۴۔ مجھے تختۂ میّت پر لٹا کر کچھ لوگ مجھے فوراً غسل دینے لگے۔

۱۵۔ میرے اُوپر پانی ڈالا گیا، تین بار غسل دیا۔ اور لوگوں کو آواز دی کہ بھئی کفن لاؤ۔

۱۶۔ مجھے بغیر آستینوں کے چند کپڑے پہنا دیئے اور کافور لگا دیا۔ لیجیے بس یہی کافور میرا توشۂ سفر ہوا۔ اور اب جنازہ اٹھاؤ، کی آواز شروع ہوئی۔

۱۷۔ اور اب انہوں نے مجھے دُنیا سے نکال دیا۔ ہائے افسوس! یہ دن یاد نہ تھا زندگی میں کہ سفر پر جا رہا ہوں۔ مگر نہ کوئی ساتھی ہے اور نہ وہاں کا خرچ پاس ہے۔

۱۸ - چار آدمیوں نے مجھے اپنے کندھوں پر اُٹھایا باقی لوگ مجھے رخصت کرنے کے لئے پیچھے ہو لیے۔

۱۹ - مجھے جنازہ گاہ میں لائے۔ امام کو بلایا گیا۔ جنازہ پڑھا۔ صفیں بنائی گئیں۔ امام نے تکبیر کہی اللہ اکبر۔ سب لوگوں نے نیت باندھی۔ چار تکبیریں کہنے کے بعد سلام پھیر دیا گیا۔ جنازہ پڑھ کر مجھے سب نے رخصت کر دیا۔

۲۰ - مجھ پر ایسی نماز پڑھی کہ جس میں نہ رکوع ہے نہ سجود۔ شاید کہ مجھ پر اللہ پاک اپنا رحم و کرم فرمائے۔

۲۱ - مجھے قبرستان لے گئے اور میری قبر پر لے جا کر مجھے لحد میں اتار دیا گیا۔ اس آخری دیدار کے لئے میرا منہ کھول دیا۔ اور آنکھوں سے آنسو بہلائے۔ لحد کا منہ بند کیا اور قبر کی مٹی برابر کر دی اور سب لوگ واپس ہوئے۔

کہا دوستوں نے یہ دفن کے وقت ٭ ہم کیونکر یہاں کا حال جانیں
لحد تک تو آپ کی تعظیم کر دی ٭ اب آگے آپ کے اعمال جانیں

۲۲ - اب اس اندھیری قبر میں نہ میری ماں ہے نہ باپ نہ بھائی نہ بہن، نہ بیوی نہ بچے۔ نہ کوئی رشتہ دار اور نہ کوئی دوست و یار۔ جو میرا دل بہلاوا کرے۔

۲۳ - یہ تنہائی یہ تاریکی، یہ بے بسی و بے کسی۔ اور یہ وحشت بھی کیا آفت سے کم تھی؟ کہ اچانک میری آنکھوں نے ایک ہولناک

منظر دیکھا۔

۲۴ - یعنی دو فرشتے منکر و نکیر دہشتناک شکل میں میرے پاس نمودار ہوئے۔ ۔۔۔۔ ہائے میرے اللہ میں ان کو کیا کہوں ان کی ہولناکی اور ڈراؤنی شکل نے میرے ہوش و حواس گم کر دیئے۔

۲۵ - انہوں نے مجھے بٹھایا اور سختی سے سوالات کی جواب طلبی کرنے لگے۔ بار الٰہا! تیرے سوا میرا کوئی نہیں جو مجھے اس امتحان سے نجات دلائے۔ اب کوئی نہیں جو یہاں آ کر میرا حال دیکھے کہ مجھ پر کیا گزر رہی ہے۔

۲۶ - الٰہی اپنی رحمت اور درگزر کے ساتھ مجھ پر احسان فرما اس غریب مسافر پر احسان فرما جو اپنے اہل و عیال اور وطن سب کچھ ہی پیچھے چھوڑ گیا۔

۲۷ - گھر کے لوگ واپس جا کر میراث بانٹنے لگے۔ اور گناہوں کے بوجھ کی گرانباری میرے سر پر آ پڑی۔

۲۸ - میری بیوی نے نیا شوہر کر لیا اور گھر بار کا حکمران اُسے بنا دیا۔

۲۹ - اس نے میرے بیٹے کو نئے شوہر کا غلام اور خادم بنا دیا۔ اور میرے مال پر اس نے قبضہ کر لیا۔ اور مال مفت دلِ بے رحم کے انداز میں اسے صرف کیا۔

۳۰ - اے میرے بھائیو!
اِس دنیائے بے وفا اور ناپائدار کی زیب و زینت اور اس کے بناؤ

سنگار پر دھوکہ نہ کھاؤ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس نے بیوی بچوں اور وطن کے ساتھ جو کچھ کیا ہے اس پر نظر رکھو۔

۳۱ - دیکھو! جن لوگوں نے دنیا بھر کی دولت سمیٹ رکھی تھی وہ یہاں سے کافور اور کفن کے علاوہ بھی کچھ لے گئے ۔ ؟

۳۲ - اپنی دنیا سے زُہد اور قناعت لو اور اسی پر راضی رہو۔ خواہ راحتِ بدن کے سوا تمہیں کچھ بھی میسر نہ آئے ۔

۳۳ - اے میرے نفس نافرمانی سے باز آ ۔ اور اللہ تعالیٰ کا فضل جمیل حاصل کر ۔ امید ہے کہ اللہ تجھ پر رحم فرمائے گا ۔

۳۴ - اے میرے نفس! تجھے خدا سنوارے تو اپنے گناہوں سے توبہ کر اور تجھ کو نیک کام کا بدلہ ضرور دیا جائے گا ۔

۳۵ - اُٹھ! اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درُود بھیج ۔ اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کر سب تعریف اس اللہ کے لئے ہے جو ہماری صبح شام گزارتا ہے ۔ خیر اور معافی اور بھلائی اور احسان اور اپنی نعمتوں کے ساتھ ۔

ایک دن

جو یہاں آیا ہے، جانا اُس کو ہوگا ایک دن
جب فنا ٹھہری، تو پھر کیا سو برس کیا ایک دن

کیا پیغمبر، کیا ولی، کیا اہلِ دولت کیا فقیر
سب کو ہے مِنۡهَا خَلَقۡنٰكُمۡ کا صدمہ ایک دن
شرق سے لے غرب تک جن کی سلطنت کا شور تھا
دم بخود دو گز زمیں میں ان کو دیکھا ایک دن
ہر کہا لے، راز والے، سچ ہے غافل ہوشیار
بڑے بڑے اس خاک میں دیکھیں گے نیچا ایک دن
بولی خلوت میں اجل دُولہا دُلھن سے وقتِ عیش
ہے تمہیں بھی قبر کے گوشے میں سونا ایک دن
کہہ رہی تھی یُوں دُلھن سے بر سرِ بالینِ اجل
خاک کر دوں گی تیرے دُولھا کا سر ایک دن
اک جنازے پر میں پہنچا اور حسرت سے یوں کہا
میں بھی چل لیتا، اگر یہ اور جیتا ایک دن
بولی مایوسی اے غافل جب آجاتی ہے موت
ایک دم بھی زندگی مشکل ہے کیا جینا ایک دن
آگیا جب وقتِ آخر پھر ٹھہر سکتا نہیں
ایک ساعت، ایک لحظہ ایک گھنٹہ ایک دن
کھلکھلا لو چہچالو، اے گلو اے بُلبلو
پھر ہے رونا، گِل میں سونا، خاک ہونا ایک دن
ہیں یہاں مجبور اکبرؔ، کیا نبیؑ، کیا اولیاء
جانبِ مُلکِ عَدَم ہے سب کو جانا ایک دن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قبر کی پہلی رات

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ

بھائیو!

اگر ہم غور سے سوچیں، اور دیکھیں تو اس دُنیا کی بہت بڑی شادی میں بھی موت کی ایک جھلک ہے۔

لفظِ وداع لفظِ وداع کے معنیٰ رخصت کرنا ہے۔ دراصل یہ لفظ ایسے ہی موقع پر بولا جاتا ہے۔ جہاں پر کسی کو رخصت کرنا مقصود ہوتا ہے۔

لفظِ وداع رمضان شریف کے موقع پر رمضان شریف کے آخری جمعہ کو جمعۃ الوداع کہتے ہیں کہ اس رمضان میں اس جمعہ کے بعد پھر کوئی جمعہ نہیں آتا۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج مبارک کو اس لئے حجۃ الوداع کہتے ہیں کہ اس کے بعد آپ مسلمانوں سے رخصت ہو کر ہمیشہ کے لئے اپنے

مولیٰ سے جاملے۔

لفظِ وداع شادی کے موقع پر

اس لفظ کا استعمال خاص کر بیٹی والے کے ہاں ہوتا ہے۔ چونکہ اس گھر سے بیٹی رخصت ہو کر اپنے مجازی پیا کے گھر جاتی ہے۔

جس طرح بیٹی والے اس لفظ کا استعمال کرتے ہیں اسی طرح بیٹے والے بھی کر سکتے ہیں۔ یعنی جس طرح سے لڑکی اپنے ماں باپ اور سہیلیوں سے رخصت ہو کر اپنے دُولھا کی ہو گئی، اسی طرح سے لڑکا بھی اپنے دوستوں کو رخصت کر کے دُلھن کا ہو گیا۔

جیسا کہ پرانے لوگوں کا یہ قول مشہور ہے کہ جب کسی کا بیاہ ہو جائے تو سمجھو کہ دوستوں سے چھُٹ گیا۔ اور جب اس کے اولاد ہو جائے تو سمجھو کہ مر گیا۔

غرض یہ تمام باتیں ایک حقیقت کا مجاز ہیں۔ تو پھر بات جو اس وقت عرض کرنی ہے وہ حقیقی وِداع ہے۔ اس کے معنیٰ اپنی مشہوری کے باعث بوڑھے، بچّے اور جوان بھی شامل ہیں۔ وہ حقیقی مالک کے گھر کی رُخصتی ہے۔ حقیقی اور مجازی کی باتیں تقریباً ملتی جلتی ہیں۔ لیکن اصل اور نقل کا فرق ہے۔

انشاء اللہ جہاں تک ہو سکے گا اس مضمون کو قرآن مجید اور حدیث پاک سے ثابت کرنے کی کوشش کی جائے گی ——— ذرا غور سے

سُنئے اور پھر عمل بھی کیجئے۔

دوستو!

دُنیا میں آپ کو بعض لڑکے اور لڑکیاں ایسے بھی ملیں گے کہ جن کا آج تک نکاح ہی نہیں ہوا۔ اور اب شادی ہونے کی بالکل اُمید بھی نہیں رہی ——— اور ان کی عمریں پوری ہو چکیں۔ لیکن برعکس اس کے؛ حقیقی پیا کے گھر جانے سے کوئی نہ بچ سکے گا۔ تمام لوگوں کو جانا ہوگا اور ایک دن ضرور جانا ہوگا۔ خواہ وہ کسی ملک یا کسی قوم یا کسی مذہب کے ہوں۔ سب کے لئے یہ فرمان برابر ہے۔ سچے مالکِ حقیقی کا پیغام سُنئے؛

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ

قربان جائیے۔ کتنے پیارے الفاظ میں اپنے مشتاقوں کو خوشخبری دی ہے ـــ یہ ایک رقعہ ہے جو ہمارے نام آیا ہے۔ جس کا مقصد اور مطلب یہ ہے کہ شادی کی تیاری کرتے رہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ بارات آ بیٹھے اور تمہارے پاس سامانِ جہیز تیار نہ ہو۔

ہندی میں کسی نے کیا ہی خوب کہا ہے ؎

رنگالے چُندریا، گندھالے یہ سیس
تو کیا کیا کرے گی، اری دن کے دن
نہ جانے بُلالے پیا کس گھڑی
کھڑی مُنہ تکے گی، اری دن کے دن